شیخ المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی: علم پروری، کتاب دوستی اور کتب خانہ داری

نسیم فاطمہ *

پس منظر:

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے انھوں نے برصغیر پاک و ہند میں دینِ اسلام کی جو خدمت کی اس کی مثال دنیائے تصوف میں بہت نادر ہے۔ان کے روحانی فیضان سے دینِ اسلام مشرق و مغرب میں مقبول ہوا۔بقول محمد شیراز بھٹی:

> انھوں نے ''تحریکِ احیائے السنت'' کی بنیاد رکھی۔[۱]

شیر محمد شرقپوری کی وفات کے بعد ان کے بھائی حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری نے دینِ اسلام کی خدمت کو اسی انداز میں جاری رکھا تحریکِ احیائے اہلِ سنت کو ترقی دینے کے لیے ''جامعہ حضرت میاں صاحب'' کے نام سے ایک دینی اور علمی درس گاہ کی بنیاد رکھی۔یہ ادارہ ۱۹۴۴ء میں قائم ہوا۔[۲]

حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری مجددی کے وصال کے بعد ان کے فرزندِ ارجمند میاں جمیل احمد شرقپوری نے اپنے بزرگوں کے مقاصد (مشن) کو آگے بڑھاتے ہوئے اپنے والدِ محترم کی یاد میں ایک ادارہ قائم کیا۔دارالمبلغین کی بنیاد ۱۹۶۰ء میں رکھی گئی۔[۳]

شخصیت:

میاں جمیل احمد شرقپوری کی پیدائش ۱۹۳۵ء میں ہوئی۔پنجاب یونیورسٹی لائبریری کے لائبریرین ان کی شخصیت کی بابت لکھتے ہیں:

> میاں جمیل احمد شرقپوری کے بارے میں سوچتا ہوں تو کسی نتیجے پر نہیں پہنچ پاتا کہ راہِ سلوک کے یہ رہبر کس کس عنوان سے باعثِ رشک ہیں ان کے تصوفِ روحانی کی بات کیجیے یا علم پروری کی آپ ہر اعتبار سے منفرد و ممتاز ہیں۔[۴]

آپ کا انتقال ۱۱ستمبر ۲۰۱۳ء کو ہوا۔[۵]

---

* سابق صدر، شعبۂ فن کتاب داری، جامعہ کراچی، مقیم کراچی

میاں جمیل احمد شرقپوری وقتاً فوقتاً علمی اجلاس منعقد فرماتے تھے ان کی مردم شناسی و علم پروری کے بارے میں محمد حنیف چوہدری فرماتے ہیں۔

> مجھے علمی مجالس میں شرکت کا اعزاز بھی حاصل رہا۔ ان علمی اجلاسوں میں علمی و تحقیقی منصوبوں کے بارے میں بات کرتے تھے جاری منصوبوں کی رفتارِ کار کا جائزہ لیتے تھے بہتری لانے اور کام کی رفتار کو تیز کرنے کے لیے ہدایات بھی دیتے تھے وہ ایسے مردم شناس تھے کہ اپنے نیاز مندوں سے استعداد کے مطابق کام لینے کا ہنر جانتے تھے[6]۔

خدمات:

میاں جمیل احمد شرقپوری کی مختلف خدمات پر سید جمیل احمد رضوی نے اپنے مقدمات میں سیر حاصل بحث کی ہے اور دیگر مصنّفین نے بھی تائیدی اشارے دیے۔ جمیل احمد ایک صوفی بزرگ تھے اور ان کا تعلق سلسلہ نقشبندیہ سے تھا۔ راہِ سلوک میں مجدد کا درجہ پر فائز تھے۔ دینی تعلیم کے لیے مدارس کا قیام ان کو محبوب تھا اور خود بھی تدریس کا فریضہ انجام دیتے تھے۔

(الف) مدارس کا قیام:

جمیل احمد رضوی مدارس کے قیام پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:

> جمیل احمد صاحب نے ۱۹۶۰ء میں دارلمبلغین کے نام سے ادارہ کی بنیاد رکھی جس میں تدریس کے فرائض کی انجام دہی ہوئی اس ادارہ سے ہزاروں حفّاظ اور علما نے فیض حاصل کیا اور دنیا بھر میں علم و عرفان کی روشنی پھیلانے لگے۔ یہ صرف مردوں کے لیے تھا۔[7]

میاں جمیل احمد شرقپوری کو خواتین کی علمی و دینی ضروریات کا بھی احساس تھا انھوں نے نہ صرف خواتین کو اہمیت دی بلکہ ان کی فکری رہنمائی کے لیے ایک جامعہ قائم کردی۔ جمیل احمد رضوی لکھتے ہیں:

> ۱۹۹۳ء میں میاں جمیل احمد شرقپوری نے جامعہ حضرت شیر ربانی برائے طالبات کی بنیاد رکھی اس میں طالبات کو حفظِ قرآن، قرأت، عالمہ و فاضلہ نصاب کے علاوہ دیگر علوم و فنون کی مکمل تعلیم دی جاتی ہے۔[8]

میاں جمیل احمد کا کتاب کے ساتھ گہرا رشتہ تھا اسی طرح وہ کتب خانوں سے بھی قریبی تعلق رکھتے تھے۔ یہ وہ کتاب دوستی اور علم پروری کی قابلِ ستائش صفت ہے جو آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور کے شیوخ میں پائی جاتی تھی یہ حضرت میاں کو وراثت میں ملی۔ اس خوبی کو آپ نے پروان چڑھایا اور خوب ترقی دی۔

> کم ترین علم وہ ہے جو زبان پر رہے اور اعلیٰ ترین وہ ہے جو حرکات و سکنات سے ظاہر ہو۔ میاں جمیل احمد کی ساری زندگی حصولِ علم اور تبلیغ اسلام میں گزری۔ کتابیں سفر و حضر میں ان کے زیر مطالعہ رہتی تھیں اس کارِ خیر سے ان کے کثرتِ مطالعہ اور علم پروری کا راز عیاں ہوتا ہے۔

آپ نے کتب اندوزی کی، مطالعہ کیا اور کتب خانہ داری کی۔ اس سلسلہ میں آپ نے حوزۂ نقشبندیہ اپریل ۲۰۰۳ء میں قائم کیا۔ اس کی مجلسِ عاملہ میں ۵ عہدیدار اور ۱۸ اراکین ہیں اس کا اجلاس ۱۸ جولائی ۲۰۰۴ء کو ہوا جس میں لائحہ عمل برائے تحقیقات طے ہوا۔[9]

— نقشبندی سلسلہ کی تاریخ و تعلیمات سے متعلق درجہ اول کے تمام مآخذ و مراجع جمع کیے جائیں۔
— ذخیرہ کتب کو سلسلہ نقش بندیہ کی کتب کے لیے مخصوص ذخیرہ بنایا جائے۔
— اس امر کے لیے ساری دنیا کے مراکز سے رابطہ قائم کیا جائے اور ان سے اس ذخیرہ کے لیے کتابیں بھیجنے کی درخواست کی جائے۔
— سلسلہ نقشبندیہ کی جو مطبوعہ کتب ہوں وہ خرید کر جمع کی جائیں۔
— غیر مطبوعہ کتب یعنی مخطوطات دنیا میں جہاں موجود ہیں ان کے عکس کتب خانے کے لیے حاصل کیے جائیں۔
— اس کارِ خیر کے لیے باقاعدہ علما و محققین کا ایک بورڈ تشکیل دیا جائے جو ان مراجع کی فہرست تیار کرے اور عکس لے۔
— پاکستان اور دنیا بھر میں نقشبندی سلسلہ کے مراکز اور خانقاہوں سے رابطہ علمی قائم کیا جائے اور نادر کتب کے عکس بنوائے جائیں۔
— سلسلہ نقشبندیہ کے مخطوطات خریدنے کے لیے پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو خطیر رقم دی جائے جو میاں جمیل احمد کے نام سے بنک میں جمع رہے اور مخطوطات خریدتے ہوئے بنک سے ادا کی جائے۔
— روس سے آزاد ہونے والی مسلمان ریاستوں خصوصاً سمرقند، تاشقند اور قزان وغیرہ میں جا کر وہاں سے نقشبندی سلسلہ کی قدیم مطبوعات و مخطوطات حاصل کیے جائیں کیوں کہ یہ علاقے اسی سلسلہ کے اولین مراکز تھے۔

حوزۂ نقشبندیہ کے مقاصد کا تعین کیا گیا۔[10]

— سلسلہ نقشبندیہ کی ترویج و اشاعت کے لیے کوشش کرنا۔
— اس سلسلہ میں علمی و تحقیقی کام کرنے کی ترغیب دینا۔
— سلسلہ کی تاریخ، افکار اور تعلیمات سے متعلق ایک جامع فہرست اردو و انگریزی میں شائع کرنا۔
— اس مقصد کے لیے ایک کتب خانہ کا قیام جس میں تمام متعلقہ مآخذ و مراجع جمع کیے جائیں۔
— بعض اکابر نقشبندی مشائخ کے یوم منانے کا اہتمام اور محافل کا قیام۔
— نقشبندی سلسلہ کے اہم ماخذ جدید تقاضوں کے مطابق ادارت کے بعد شائع کرنا۔
— یورپی زبانوں میں اس سلسلہ کے قدیم و اصل مآخذ کے تراجم، تحقیق و حواشی کے ساتھ شائع کرنا۔
— آپ نے اس پر عمل درآمد بھی کیا چنانچہ مطبوعہ فہارس سے ظاہر ہے کہ جلد اول میں ۵۷، جلد دوم میں ۸ اور جلد سوم میں ۱۷ مخطوطات کا اندراج ہے۔

ماسٹر احمد علی میاں جمیل احمد شرقپوری کے ایک معتقد ہیں فرماتے ہیں:

> حضرت قبلہ قرطاس و قلم کی اہمیت سے واقف ہیں اس لیے آپ کا خیال ہے کہ موجودہ مادّی دور میں بہترین ذریعہ تبلیغ معیاری کتب کی فراہمی ہے۔[11]

اسی مقصد کی آبیاری کرتے ہوئے آپ نے مکتبہ نورِ اسلام کے نام سے ایک اشاعتی ادارہ قائم کیا۔اس ادارہ نے بہت سی کتابیں شائع کیں اوران کواہلِ علم میں تقسیم بھی کیا گیا۔

میاں جمیل احمد نے جن اصحاب سے علمی و ادبی مشاورت کی اور اس کے نتیجہ میں اپنا ذخیرہ کتب مرتب کیا ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

۱۔ محدثِ پاکستان مولانا سردار احمد صاحب جامعہ رضویہ فیصل آباد۔
۲۔ علامہ ابوالبرکات حزب الاحناف داتا گنج بخش لاہور۔
۳۔ مفتی محمد حسین نعیمی بانی جامعہ نصیحیہ۔گڑھی شاہو لاہور۔
۴۔ مسعود حسن شہاب دہلوی۔ ۵۔ محمد امین شرقپوری۔
۶۔ حکیم محمد موسیٰ امرتسری۔ ۷۔ مولانا محمد بخش مسلم۔
۸۔ سید احمد سعید کاظمی انوار العلوم ملتان۔ ۹۔ مولانا عبدالحامد بدایونی کراچی۔
۱۰۔ محمد صادق مجددی۔ ۱۱۔ صبغت اللہ مجددی۔

اسفار:

میاں جمیل احمد شرقپوری نے تبلیغِ دین کے سلسلہ میں متعدد اسلامی وغیر اسلامی ممالک کا سفر کیا۔ان میں ۱۷ مرتبہ سعودی عرب تشریف لے گئے،افغانستان،ایران،عراق،ازبکستان،شام،بیت المقدس،اردن،ترکی (۴) کویت،دبئ، انڈیا،بلجیم،ہالینڈ،پیرس اور مصر تشریف لے گئے،ان ممالک سے علمی مواد خرید کر پاکستان لائے۔محمد معروف لکھتے ہیں:

> اس وجہ سے آپ کے ذخیرہ میں کثیر تعداد میں ایسی کتابیں موجود ہیں جو مذکورہ بالا ممالک میں شائع ہوئیں۔ ۱۳

جمیل احمد شرقپوری کوکتابیں مطالعہ کرنے اورانھیں جمع کرنے ہی کا شوق نہیں تھا وہ خود بھی مصنف،محقق اور شارح تھے۔

تصانیف:

انھوں نے ۱۸ کتابیں تصنیف کیں اورکئی رسالے جاری کیے۔

۱۔صدائے حق ۱۹۵۲ء ۲۔آسان جدید عربی گرامر،۱۹۵۲ء
۳۔تنویرِ حرم۔س۔ن ۴۔نماز نبی رحمت کی آنکھوں کی ٹھنڈک ۱۹۹۲ء
۵۔لمحۂ فکریہ۔س۔ن ۶۔فضائل حضرت سیدنا صدیقِ اکبر
۷۔تذکرہ امام ابوحنیفہ ۸۔مقالات یومِ قدس سرہ العزیز
۹۔میاں شیر محمد شرقپوری ۱۰۔مناسکِ حج ۱۳۹۳ھ

۱۱۔مسلکِ مجدد قدس سرہ ۱۲۔پشتو مسلک مجدد ۱۹۹۸ء
۱۳۔ارشاداتِ مجدد ۱۴۔تعلیماتِ اسلام
۱۵۔دعائے ماثورہ ۱۶۔اورادِ فتحیہ شریف
۱۷۔Pearls of Islam ۱۸۔مدنی تاجدار کا تحفہ نماز

رسائل کا اجرا:

علم کی نشر و اشاعت میں رسائل کی اہمیت بہت ہے میاں جمیل احمد شرقپوری نے اس طرف خاص توجہ فرمائی اور صحافت کے میدان میں بھی کامیاب رہے۔

پہلا رسالہ نورِ اسلام شرقپور سے شائع کیا اس کے اجرا میں ان کے والد کا فیضان اور دعائیں شامل رہیں۔

ماہنامہ نورِ اسلام کا اجرا نومبر ۱۹۵۵ء میں ہوا۔ یہ رسالہ مسلسل شائع ہوتا رہا۔ اس کی گولڈن جوبلی کا انعقاد ۲۰۰۶ء میں کیا گیا۔ پچاس سال میں اس کے پانچ خاص نمبر بھی شائع ہوئے۔ شیر ربانی نمبر، امامِ اعظم نمبر، اولیائے نقشبند نمبر، مجدد الف ثانی نمبر اور گولڈن جوبلی نمبر۔

گولڈن جوبلی نمبر تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد سیرۃ النبی، صحابہ، مشائخ نقشبندیہ، سوانح، تصوف، اخلاقیات اور نظامِ تعلیم کے حوالہ سے ہے اس میں ملکی و بیرونِ ملکی نامور محققین کے مقالے شامل ہیں۔

دوسری جلد حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کی ذات گرامی کے حوالہ سے نئی تحقیقات کا مجموعہ ہے۔ تیسری جلد پچاس سال میں شائع ہونے والے ان مضامین کا اشاریہ ہے جو نورِ اسلام میں شامل ہوئے۔ مثبت بات یہ ہے کہ اس رسالہ کے فیض سے چند اور رسائل جاری ہوئے۔ ان کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

۱۔ پندرہ روزہ آوازِ نقشبند۔ شیخوپورہ
۲۔ ہفت روزہ اخبار مجدد ثانی۔ لاہور
۳۔ ماہنامہ فیض شیر ربانی۔ شیخوپورہ
۴۔ سہ ماہی شیر ربانی ڈائجسٹ (انگریزی) یہ ڈائجسٹ ۲۰۰۹ء کے بعد سے معطل ہو گیا۔ (۱۴)

آپ کا ایک کارنامہ یہ بھی ہے کہ آپ نے انگریزی میں لکھنے والوں کی ایک ٹیم تیار کی جنھوں نے ۶ سال تک شیر ربانی ڈائجسٹ سہ ماہی شائع کیا جو آکسفورڈ کیمبرج کی یونیورسٹیوں کے کتب خانوں کی زینت رہا۔

حوزہ نقشبندیہ سے بھی ایک اطلاع نامہ جاری ہوا۔ حوزہ کی مجالس کی تمام رودادیں بھی تواتر سے شائع ہوتی رہیں۔ میاں جمیل احمد شرقپوری محقق، مصنف، مدیر، ناشر اور صحافی کا کردار ادا کرتے رہے۔ اپنی جیبِ خاص سے کتابیں خرید کر مفت تقسیم کرتے رہے یوں صدقہ جاریہ کا بندوبست کیا۔

کتاب دوستی اور کتب خانہ داری:

پنجاب یونیورسٹی لائبریری کے ذاتی ذخائر میں سب سے بڑا ذخیرہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری کا ہے دوسرا بڑا ذخیرہ ذخیرہ کتب صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی ہے اور ۲۰۰۱ء میں عطیہ میں حاصل ہوا۔ کتب خانہ کی بابت جو خط میاں جمیل احمد نے شیخ الجامعہ پنجاب یونیورسٹی کو لکھا اس میں تحریر کیا کہ

> ہمارے آستانہ عالیہ شرقپور شریف میں ایک لائبریری قائم ہے جس میں تقریباً آٹھ ہزار کتابیں موجود ہیں۔ یہ عربی، فارسی، اردو، پنجابی اور انگریزی میں ہیں۔ ان کے موضوعات قرآن، تفسیر، حدیث، فقہ تاریخ، تصوف اور دیگر موضوعات ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ یہ ذخیرہ کتب پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو بطور عطیہ پیش کر دیا جائے تا کہ محفوظ ہو جائے اور یونیورسٹی کے طلبا، اساتذہ، محققین اور دوسرے قارئین سے استفادہ کر سکیں۔ ۱۵

ذخیرہ کی سپردگی کے سلسلہ میں جو شرائط پیش کی گئی تھیں وہ منظور کر لی گئیں یہ شرائط درج ذیل تھیں۔

۱۔ اس کو الگ رکھا جائے یعنی اس ذخیرہ کے لیے الماریاں مختص ہوں اور ان کتابوں کا استعمال لائبریری کے اندر ہی ہو انھیں جاری نہ کیا جائے۔

۲۔ اس ذخیرہ کا نام ''ذخیرہ کتب صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی'' رکھا جائے۔

۳۔ اس ذخیرہ کی نشوونما کے لیے میں لائبریری میں مزید کتابیں بھی ارسال کروں گا۔

۴۔ تاحیات مجھے لائبریری کی رکنیت بھی دی جائے اور بذریعہ نمائندہ کتابیں مستعار لینے کی اجازت بھی ہو۔

۵۔ اس ذخیرہ پر ایسی پرچیاں جن پر ذخیرہ کا نام درج ہو لگائی جائیں۔

۶۔ میرے بعد صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری اور محمد معروف میرے ذخیرہ کو دیکھنے کے مجاز ہوں گے۔ ۱۶

سید جمیل احمد رضوی، چوہدری محمد حنیف ہمراہ محمد معروف ذخیرہ کے معائنہ کے لیے گئے اور رپورٹ ۴ اگست، ۲۰۰۱ء کو شیخ الجامعہ کو بھیجی جو ۵ اگست، ۲۰۰۱ء کو منظور ہوگئی۔ ۹ اگست کو معروف احمد محمد حیات اور احمد علی، ولی محمد ۴۳ کارٹن کتابوں کے لے آئے۔ اس کے علاوہ ۲۰۰ پیکٹ کتابوں اور رسالوں کے تھے۔ انھیں شعبہ حصولیات میں رکھوا کر اسٹیکر لگوائے گئے۔ ۱۷

کتب خانہ کی جائے وقوع:

کتب خانہ کے علمی خزانے مختلف جگہ بکھرے ہوئے تھے۔ اس کی ابتدا آستانہ عالیہ شرقپور سے ہوئی لیکن پرانی رہائش گاہ شرق پور شریف، جامعہ مسجد شیر ربانی ناخواچوکی وسن پور لاہور، جامع مسجد قادریہ شیر ربانی سمن آباد لاہور اور کاشانہ شیر ربانی، داتا گنج بخش، لاہور میں موجود علمی خزانوں کو بوریوں میں بند کر کے آپ کی نئی رہائش گاہ نزد درگاہ دربار شریف کے قریب دوسری منزل پر یکجا کیا گیا۔ جمیل احمد شرقپوری کی زیر نگرانی ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی کی نگرانی میں کتابوں کو موضوعات کے اعتبار سے الماریوں میں رکھ دیا جاتا تھا۔ ہر کتاب کی تفصیل آٹھ عنوانات میں درج کی جاتی تھی ان میں

نمبر شمار، زمرہ، کتاب کا نام، مصنف کا نام، سن، مقامِ طباعت، ناشر، کیفیت اور تعداد کی تفصیلات درج کی جاتی رہیں۔ یہ گویا داخلہ رجسٹر بنا۔

ذخیرہ کتب کی پنجاب یونیورسٹی منتقلی:

محمد معروف احمد جمیل احمد شرقپوری کی کتاب اور کتب خانے سے محبت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ''۷ اگست کو سی سی یووارڈ میں میاں صاحب نے مجھے بلایا اور فرمایا جس طرح بھی ممکن ہو کتابوں کو پنجاب یونیورسٹی لائبریری پہنچا دو''۔[۱۸]

ہزاروں کے حساب سے کتابیں اور رسائل تھے جن پر تین جگہ مہریں ثبت کی گئیں اور ۹ اگست کو یہ ذخیرہ پنجاب یونیورسٹی میں سید جمیل احمد رضوی نے اپنے عملہ سے کتابیں اتروا کر اپنی نگرانی میں لائبریری کے شعبہ حصولیات میں رکھوائیں۔ جب تک تمام مواد اندر نہیں پہنچا جمیل احمد رضوی ٹرک کے پاس کھڑے رہے۔ یوں یہ کتب خانہ ایک ایسے کتب خانہ کا حصہ بن گیا جہاں سے تحقیق کرنے والے اس سے استفادہ کر سکیں۔ ۹ اگست ۲۰۰۱ء کو پانچ ہزار دوسو، پچاس کتب پنجاب یونیورسٹی کو منتقل ہو گئیں اور حسبِ وعدہ میاں جمیل احمد شرقپوری وقتاً فوقتاً ان میں اضافہ کرتے رہے۔

ذخیرہ کی فہرست سازی:

میاں جمیل احمد شرقپوری کیٹلاگ/فہرست کی اہمیت سے پوری طرح آگاہ تھے۔ چنانچہ فہرست سازی کی طرف پوری توجہ دی اور اس سلسلہ میں سید جمیل احمد رضوی سے رجوع کیا جو ذخیرہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے ذخیرہ کی چار جلدیں مرتب کر چکے تھے۔

فہارس ذخیرہ کتب صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری کا جائزہ:

محمد معروف احمد نے اس سلسلہ میں سید جمیل احمد رضوی کی معاونت کی ڈاکٹر انجم طاہرہ لکھتی ہیں:

> مؤلف نے نہ صرف ان کتابوں کو میاں جمیل احمد شرقپوری کی مختلف رہائش گاہوں سے یکجا کیا فہرست بنانے کے ساتھ ساتھ کتابوں کی جلد بندی کا اہتمام بھی کیا اور پنجاب یونیورسٹی لائبریری تک پہنچانے کی ذمہ داری بھی نبھائی جو قابلِ تحسین ہے۔[۱۹]

فہرست سازی کا کام سید جمیل احمد رضوی نے شروع کیا۔ لکھتے ہیں:

> میاں صاحب نے اس ذخیرہ کی فہرست سازی کا کام راقم السطور کے ذمہ لگایا۔ ۱۰ نومبر ۲۰۰۱ء میں اس کی فہرست سازی کا کام شروع ہوا۔ حضرت میاں صاحب نے محمد معروف احمد کو مامور کر دیا۔ وہ بھی میرے ساتھ یہ خدمت انجام دیتے رہے جس کو میں دیکھ لیتا تھا اور تکنیکی اعتبار سے درست کر لیتا تھا۔[۲۰]

فہرست ذخیرہ کتب صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری جلد اول ۵۲۷ صفحات پر مشتمل ہے یہ ۲۰۰۲ء میں شائع ہوئی۔ ۳۳ موضوعات پر کتابیں ہیں۔ فہرست کی ترتیب موضوعات

کے تحت مصنفی ہے۔ ۴۳ویں سرخی رسائل و جرائد کی اور اس کے بعد اشاریہ مصنفین، عنوانات و موضوعات ہیں۔

جلد اول کے مضامین کے اعتبار سے اندراجات کی تعداد درج ذیل ہے۔

جلد اول

سلسلہ	موضوع	تعداد	سلسلہ	موضوع	تعداد
۱۔	قرآنیات بشمول تفسیر	۱۳۷	۲۔	حدیث	۸۲
۳۔	فقہ	۱۹۹	۴۔	تصوف/سوانح صوفیا	۳۴۴
۵۔	سیرالنبیؐ، میلاد	۱۵۲	۶۔	نعت	۵۰
۷۔	تاریخ، سوانحات	۴۰۵	۸۔	سفرنامے	۱۴
۹۔	فلسفہ	۱۶	۱۰۔	مواعظ و خطبات	۱۳۲
۱۱۔	اسلام تعلیمات	۶۸	۱۲۔	اوراد و وظائف	۴۴
۱۳۔	درود و سلام	۱۵	۱۴۔	تعویزات و عملیات	۳
۱۵۔	مناظرہ	۱۳۶	۱۶۔	مذاہب	۲۷
۱۷۔	عربی ادب	۷۹	۱۸۔	عربی زبان، قواعد	۱۱۰
۱۹۔	فارسی ادب	۱۷۳	۲۰۔	اردو ادب	۸۰
۲۱۔	پنجابی ادب	۲۹	۲۲۔	انگریزی ادب	۴۷
۲۳۔	دیگر ادبیات	۱۴	۲۴۔	سیاسیات/معاشیات	۱۴
۲۵۔	اقتصادیات	۱۲	۲۶۔	طب	۴۷
۲۷۔	زراعت	۱۸	۲۸۔	سائنس/ریاضی	۱۸
۲۹۔	لغت	۴۴	۳۰۔	فہارس الکتب	۱۶
۳۱۔	متفرق کتب	۲۳	۳۲۔	مخطوطات	۳۴
۳۳۔	رسائل و جرائد	۲۳۳			

اس جدول میں مضامین کی ترتیب وہی ہے جو کیٹلاگ کی ہے۔

اس کے بعد اشاریہ مصنفین، اشاریہ عنوانات اور اشاریہ موضوعات بہ اعتبارِ حروفِ تہجی مرتب کیے گئے ہیں۔ ہر اندراج مصنفی ہے اور ممکنہ کتابی تفصیلات درج کی گئی ہیں۔ جہاں ضروری سمجھا گیا وہاں کتاب کے بارے میں مزید تفصیلات بھی فراہم کی ہیں۔ خصوصاً مخطوطات و نادر کتب کے زمرہ میں تفصیلات نسبتاً زیادہ ہیں۔ فہرست ذخیرہ کتب میاں

جمیل احمد شرقپوری مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری جلد دوم ۶۶۱ صفحات پر مبنی ہے۔سلسلہ نمبر جلد اول سے مربوط ہیں۔اس جلد میں موضوعات کے اعتبار سے کتب ورسائل کی تعداد درجِ ذیل ہے۔

جلد دوم

سلسلہ	موضوع	تعداد	سلسلہ	موضوع	تعداد
۱۔	قرآنیات بشمول تفسیر	۱۸۱	۲۔	حدیث	۴۸
۳۔	فقہ	۱۷	۴۔	تصوف/سوانح صوفیا	۳۳۸
۵۔	سیرۃ النبیؐ بشمول میلاد	۱۲۸	۶۔	نعت	۳۵
۷۔	تاریخ	۲۴۳	۸۔	سفرنامے	۱۸
۹۔	فلسفہ	۷	۱۰۔	مواعظ وخطبات	۱۲
۱۱۔	اسلام عقائد	۹۸	۱۲۔	اسلام تعلیمات	۱۵۰
۱۳۔	اوراد ووظائف	۳۲	۱۴۔	درود وسلام	۲۸
۱۵۔	تعویزات وعملیات	۵	۱۶۔	مناظرہ	۸۷
۱۷۔	مذاہب	۱۲	۱۸۔	عربی ادب/قواعد	۶۱
۱۹۔	فارسی ادب	۳۹	۲۰۔	اردو ادب	۳۱
۲۱۔	پنجابی ادب	۲۷	۲۲۔	انگریزی ادب	۲۵
۲۳۔	سندھی ادب	۱	۲۴۔	پشتو ادب	۲
۲۵۔	ترکی ادب	۲	۲۶۔	سیاسیات	۴۱
۲۷۔	اقتصادیات	۲۵	۲۸۔	طب	۱۲
۲۹۔	زراعت	۶	۳۰۔	سائنس/ریاضی	۲۷
۳۱۔	کمپیوٹر	۱۴	۳۲۔	لغات	۲
۳۳۔	معاشریات	۲	۳۴۔	صحافت	۳
۳۵۔	قانون	۱۶	۳۶۔	تعلیمات	۲۶
۳۷۔	فہارس کتب	۲۱	۳۸۔	متفرق کتب	۱۸
۳۹۔	مخطوطات	۷			

اس کے بعد حسبِ روایاتِ سابق، اشاریہ مصنّفین،عنوانات اور موضوعات مرتب کیے گئے ہیں۔یہ فہرست جمیل احمد رضوی اور محمد معروف نے تیار کی۔فہرست ذخیرہ کتب جمیل احمد شرقپوری مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری کی تیسری جلد

چودہری محمد حنیف اور حامد علی انصاری نے مرتب کی لیکن اس پر نظر ثانی جمیل احمد رضوی نے کی۔موضوعات کے اعتبار سے کتابوں کی تعداد درجِ ذیل ہے۔

جلد سوم

سلسلہ	موضوع	تعداد	سلسلہ	موضوع	تعداد
۱۔	قرآنیات/تفسیر	۳۰	۲۔	حدیث	۱۵
۳۔	فقہ	۹	۴۔	تصوف	۳۳۳
۵۔	سیرۃ النبیؐ	۴۸	۶۔	نعت	۱۰
۷۔	تاریخ/سوانحات	۱۰۸	۸۔	سفرنامے	۱۱
۹۔	فلسفہ	۱۲	۱۰۔	مواعظ/خطبات	۳۱
۱۱۔	اسلام عقائد	۸۶	۱۲۔	اسلام تعلیمات	۹۵
۱۳۔	اورادووظائف	۲۱	۱۴۔	درودوسلام	۱۱
۱۵۔	مذاہب	۱۰	۱۶۔	عربی ادب	۱۱
۱۷۔	فارسی ادب	۷	۱۸۔	اردو ادب	۱۵
۱۹۔	پنجابی ادب	۸	۲۰۔	سیاسیات	۲
۲۱۔	طب	۵	۲۲۔	لغات وفہارس	۱۱
۲۳۔	متفرق کتب	۶۳	۲۴۔	رسائل وجرائد	۳۴

اس کے بعد اشاریہ مصنفین ،عنوانات وموضوعات ہے۔اس جلد میں موضوعات وتعدادِ کتب نسبتاً کم ہیں۔لیکن ہر جلد میں کچھ نئے موضوعات بھی شامل ہوتے رہے ہیں۔

فہرست ذخیرہ کتب صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور جلد چہارم کے مرتبین بھی چوہدری محمد حنیف اور حامد علی انصاری رہے اور سید جمیل احمد رضوی نے اس پر نظر ثانی کا فریضہ انجام دیا۔ یہ جلد ۲۰۱۲ء میں اشاعت پذیر ہوئی۔

جلد چہارم

سلسلہ	موضوع	تعداد	سلسلہ	موضوع	تعداد
۱۔	قرآنیات/تفسیر	۵۶	۲۔	حدیث	۶۱
۳۔	فقہ	۶۴	۴۔	تصوف/صوفیا	۲۸۳
۵۔	سیرۃ النبیؐ/میلاد	۴۴	۶۔	تاریخ/سوانحات	۱۷۰

سلسلہ موضوع	تعداد	سلسلہ موضوع	تعداد
۷۔ سفرنامے	۸	۸۔ فلسفہ	۲۳
۹۔ مواعظ وخطبات	۱۰۱	۱۰۔ نعت	۶۶
۱۱۔ اسلام عقائد	۱۰۷	۱۲۔ اسلام تعلیمات	۱۶۸
۱۳۔ اورادووظائف	۱۶	۱۴۔ درودوسلام	۱۷
۱۵۔ تعویزات/عملیات	۵	۱۶۔ مناظرہ	۹
۱۷۔ مذاہب	۴	۱۸۔ عربی ادب	۳
۱۹۔ عربی زبان/ قواعد	۲۰	۲۰۔ فارسی ادب	۱۰
۲۱۔ اردوادب	۷۴	۲۲۔ پنجابی ادب	۳۲
۲۳۔ انگریزی ادب	۱۶	۲۴۔ تعلیمات	۹
۲۵۔ سیاسیات	۲۹	۲۶۔ اقتصادیات	۲
۲۷۔ طب	۱۰	۲۸۔ زراعت	۱
۲۹۔ سائنس/ ریاضی	۷	۳۰۔ لغات	۱
۳۱۔ فہارس الکتب	۱۲	۳۲۔ متفرق کتب	۱۳
۳۳۔ خطاطی	۱	۳۴۔ رسائل وجرائد	۴۰

۲۰۱۳ء میں فہرست کی پانچویں اور آخری جلد شائع ہوئی۔ یہ بھی چوہدری محمد حنیف اور حامد علی انصاری نے مرتب کی اور اس پر نظر ثانی کا کام سید جمیل احمد رضوی نے کیا یہ ۲۶۹ صفحات پر مشتمل ہے۔

جلد پنجم

سلسلہ	موضوع	تعداد	سلسلہ	موضوع	تعداد
۱۔	قرآنیات/ تفسیر	۶۶	۲۔	حدیث	۳۴
۳۔	فقہ	۷۹	۴۔	تصوف	۴۸
۵۔	سوانح صوفیا	۸۹	۶۔	سیرۃ النبیؐ/ میلاد	۷۳
۷۔	تاریخ/سوانحات	۴۳	۸۔	تاریخ/سوانح صحابہ	۴۴
۹۔	تاریخ ودیگر شخصیات	۴۵	۱۰۔	سفرنامے	۷
۱۱۔	فلسفہ	۱۶	۱۲۔	مواعظ وخطبات	۳۹
۱۳۔	اسلام عقائد	۶۳	۱۴۔	اسلام تعلیمات	۷۰
۱۵۔	اورادووظائف	۲۰	۱۶۔	تعویزات وعملیات	۳
۱۷۔	مناظرہ	۴	۱۸۔	مذاہب	۷

۱۹۔ عربی ادب	۳	۲۰۔ عربی قواعد	۱۲
۲۱۔ فارسی ادب	۱۴	۲۲۔ اردو ادب	۲۲
۲۳۔ اردو گرامر	۴	۲۴۔ پنجابی ادب	۴۹
۲۵۔ انگریزی ادب	۹	۲۶۔ تعلیمات	۱۰
۲۷۔ سیاسیات/معاشریات	۹	۲۸۔ اقتصادیات	۷
۲۹۔ صحافت	۲	۳۰۔ طب	۶
۳۱۔ زراعت	۱	۳۲۔ سائنس بشمول ریاضی	۵
۳۳۔ فہارس الکتب	۲	۳۴۔ رسائل و جرائد	۱۶

اس کے بعد حسبِ روایت اشاریہ مصنفین، اشاریہ عنوانات، اشاریہ موضوعات شامل ہیں۔ ہر جلد کی ابتدا میں تعارف، پیش لفظ اور تفصیلی مقدمات لکھے گئے ہیں جن کی تاریخی اہمیت ہے۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں مخزونہ شخصی ذخائر کی فہرستوں کی اشاعت کا جو چلن ہے جس میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری، پروفیسر اقبال مجددی اور اب میاں جمیل احمد شرقپوری کے کتب خانہ کی فہرست پانچ جلدوں میں محققین کے لیے نعمت غیر مترقبہ ہیں۔

فہارس کا اعدادی نتیجہ:

پانچوں جلدوں میں موضوعات کے اعتبار سے کتب و رسائل کا مجموعی نتیجہ درج ذیل ہے۔

سلسلہ موضوع	تعداد	سلسلہ موضوع	تعداد
۱۔ قرآنیات/تفسیر	۴۷۰	۲۔ حدیث	۲۴۰
۳۔ فقہ	۴۲۲	۴۔ تصوف	۱۴۴۵
۵۔ سیرۃ النبیؐ/میلاد	۴۴۵	۶۔ نعت	۱۶۱
۷۔ تاریخ	۹۶۹	۸۔ سفرنامے	۵۸
۹۔ فلسفہ	۷۴	۱۰۔ مواعظ	۳۱۵
۱۱۔ اسلام تعلیمات	۴۹۹	۱۲۔ اوراد و وظائف	۲۵۱
۱۳۔ درود و سلام	۷۵	۱۴۔ تعویزات	۳۹
۱۵۔ مناظرہ	۱۵۴	۱۶۔ مذاہب	۱۳۵
۱۷۔ عربی ادب	۱۰۸	۱۸۔ عربی زبان	۲۰۳
۱۹۔ فارسی ادب	۲۴۳	۲۰۔ اردو ادب	۲۲۲
۲۱۔ پنجابی ادب	۱۱۳	۲۲۔ انگریزی ادب	۹۷
۲۳۔ دیگر ادب پشتو، ترکی	۱۴	۲۴۔ سندھی ادب	۱

۲۵۔	سیاسیات	۹۶	۲۶۔	اقتصادیات	۴۶
۲۷۔	طب	۸۵	۲۸۔	زراعت	۲۶
۲۹۔	سائنس	۵۷	۳۰۔	لغات	۵۸
۳۱۔	فہارس	۵۱	۳۲۔	متفرقات	۱۱۷
۳۳۔	مخطوطات	۴۲	۳۴۔	کمپیوٹر	۱۴
۳۵۔	معاشریات	۲	۳۶۔	صحافت	۵
۳۷۔	قانون	۱۶	۳۸۔	تعلیمات	۴۵
۳۹۔	اسلام عقائد	۲۵۶	۴۰۔	سوانح صوفیا	۸۹
۴۱۔	سوانح صحابہ	۴۴	۴۲۔	دیگر شخصیات	۴۵
۴۳۔	اردو گرامر	۴	۴۴۔	رسائل	۴۰۷

کل تعداد: ۸۲۸۵

تصوف پر سب سے زیادہ ۱۴۴۵ کتابیں ہیں، تاریخ پر ۹۲۹، اسلامی تعلیمات پر ۴۹۹۔ مجموعی طور پر ۸۲۸۵ کتب ہیں۔

حاصلِ مطالعہ:

میاں جمیل احمد شرقپوری ایک ہمہ صفت انسان تھے آپ نے جس حسنِ تدبر سے کام کیا وہ منفرد و ممتاز ہے۔

— آپ کی پیدائش ۱۹۳۵ء اور وفات ۲۰۱۳ء میں ہوئی۔

— آپ نے یومِ مجدد الف ثانی اور صدیقِ اکبر منانے کی داغ بیل ڈالی۔

— آپ نے مساجد، شفا خانے، وسیع دار المطالعے قائم کیے۔

— دین کی ترویج و اشاعت اور کتابوں کی خریداری کے لیے دنیا بھر کا دورہ کیا۔

— تبلیغ اور احیائے اسلام کے لیے دار المبلغین، جامعہ حضرت شیرِ ربانی حوزہِ نقشبندیہ قائم کیا۔

— مکتبہ نورِ اسلام سے کتابوں اور جرائد کی اشاعت کی۔

— رسائل کے خصوصی نمبر اور اطلاع نامہ (نیوز لیٹر) شائع کیے۔

— آپ خود بھی اعلیٰ پائے کے مصنف تھے۔ آپ کی تصانیف کی تعداد ۱۸ فہرست میں درج ہے لیکن یہ ۳۳ ہے۔

— آپ کی کتاب دوستی اور علم پروری بے مثل تھی، آپ نے نقشبندی سلسلہ کے نادر مخطوطات و کتب جمع کیں۔ اس کے حصول کے لیے باوجود پیرانہ سالی اور علالت کے مختلف ممالک کے سفر کیے۔

— آپ نے شرقپور آستانہ عالیہ میں ذاتی کتب خانہ قائم کیا جو عوام الناس کے لیے عام کیا گیا۔ مقصود حسین قادری کہتے ہیں:

کتابوں کے تحائف قبول بھی کرتے تھے اور عطا بھی کرتے تھے۔ ۲۱

— کتاب دوستی کی ایک مثال یہ تھی کہ نورِ اسلام مکتبہ سے کتب شائع کرواتے اور مفت تقسیم کر دیتے۔

— جسمانی عوارض لاحق ہونے کے باوجود آپ کی کتاب دوستی کے جذبہ میں کوئی فرق نہیں آیا تادمِ مرگ کتابیں خرید خرید کر ذخیرہ کتب مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو عطیہ کرتے رہے۔

— کتب خانوی مواد کے استعمال کی ضرورت کا پورا ادراک رکھتے تھے باوجود اس کے کہ یہ ان کی کتابیں تھیں ان کی فہرستوں کی ڈیڑھ سو کاپیاں خود خرید لیتے تھے۔

— کتب خانہ کے ذخیرہ میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا اب ان کی تعداد بارہ ہزار ہو چکی ہے۔

— کتابیں عربی، فارسی، اردو، سندھی، ترکی اور پشتو زبانوں میں بیشتر تعداد عربی زبان میں ہے۔

— اپنے ذخیرہ کتب کی دیکھ بھال کے لیے میاں جلیل احمد شرقپوری کے ساتھ ساتھ محمد معروف احمد کو نگراں مقرر کیا۔ سید جمیل احمد رضوی بھی آپ کے معتقدین میں شامل تھے اور فہرست نگاری کے کام کی اول تا آخر نگرانی آپ ہی نے کی۔

— حالتِ نزع کے قریب پہنچے تو معروف احمد لکھتے ہیں:

> جب میں آپ کے کمرہ میں داخل ہوا آپ دوائی کے زیرِ اثر غنودگی کے عالم میں تھے آنکھیں کھولیں تو فرمایا ''اور کوئی تمنا نہیں صرف چند کتابیں چھپنے والی ہیں وہ شائع ہو جائیں'' پھر غنودگی طاری ہوگئی، دوبارہ آنکھیں کھلیں تو پھر یہی جملہ دہرایا اور پھر غنودگی میں چلے گئے۔ ۲۲

اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ شدید بیماری کے عالم میں بھی ان کے ذہن میں زیرِ تالیف و تصنیف کتابوں کی اشاعت کا مسئلہ اولیت رکھتا تھا۔ کتاب اور کتب خانے، دینِ اسلام سے محبت رکھنے والے میاں جمیل احمد شرقپوری ۱۱ ستمبر ۲۰۱۳ء کو خالقِ حقیقی سے جا ملے لیکن انتقال سے قبل اپنی عمر بھر کی کمائی پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو دے دی جو تاقیامت صدقہ جاریہ ہے۔ ضرورت یہ ہے کہ اس مفید ذخیرہ کی معلومات انٹرنیٹ پر فراہم کی جائیں تاکہ دنیا بھر کے مبلغین، محققین، اساتذہ و طالبِ علم استفادہ کر سکیں۔

حوالہ جات:

۱۔ بھٹی، محمد شیراز فیض۔ ۲۰۱۲ء، بزرگانِ شرقپور شریف کی علمی خدمات، مشمولہ فہرستِ ذخیرہ کتب صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری۔ جلد چہارم۔ مرتبہ چوہدری محمد حنیف و حامد علی انصاری، نظرِ ثانی جمیل احمد رضوی۔ لاہور: پنجاب یونیورسٹی، ص ۶۰۔

۲۔ ایضاً۔ ص ۶۱

۳۔ ایضاً۔

۴۔ عبدالوحید، ۲۰۰۴ء، پیش لفظ۔ مشمولہ فہرستِ ذخیرہ کتب میاں جمیل احمد شرقپوری مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری۔ جلد دوم۔ مرتبہ سید جمیل احمد رضوی و محمد معروف احمد۔ لاہور: پنجاب یونیورسٹی، ص ۷۔

۵۔ حنیف، چودہری محمد۔ ۲۰۱۳ء، پیش لفظ۔ مشمولہ فہرستِ ذخیرہ کتب صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری۔ مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور۔ جلد پنجم۔ مرتبہ چوہدری محمد حنیف و حامد علی انصاری نظر ثانی جمیل احمد رضوی۔ لاہور: پنجاب یونیورسٹی لائبریری، ص ۱۱۔

۶۔ ایضاً۔

۷۔ رضوی، سید جمیل احمد۔ ۲۰۱۰ء، مقدمہ، مشمولہ فہرستِ ذخیرہ کتب جمیل احمد شرقپوری مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری۔ جلد سوم۔ لاہور: پنجاب یونیورسٹی، ص ۱۴۔

۸۔ ایضاً۔

۹۔ ایضاً۔ ص ۴۳

۱۰۔ ایضاً۔ ص ۴۵۔۴۶۔

۱۱۔ ایضاً۔ ص ۱۵۔

۱۲۔ ایضاً۔ ۳۲۔

۱۳۔ احمد، محمد معروف۔ ۲۰۰۲، تعارف، مشمولہ فہرستِ کتب میاں جمیل احمد شرقپوری۔ جلد اول۔ مرتبہ سید جمیل احمد رضوی، محمد معروف۔ لاہور: پنجاب یونیورسٹی، ص ۳۳۔

۱۴۔ ایضاً، ص ۴۲۔ ۴۳

۱۵۔ رضوی؛ جمیل احمد و محمد معروف۔ تعارف، مشمولہ فہرست ذخیرہ کتب صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری جلد اول۔ محولہ بالا۔ ص ۱۰

۱۶۔ ایضاً۔ ص ۱۱

۱۷۔ ایضاً۔ ص ۱۶

۱۸۔ احمد، محمد معروف۔ ۲۰۱۶ء، ایمان افروز یادداشتیں اگست ۱۹۹۱ء سے ستمبر ۲۰۱۳ء تک۔ نظر ثانی سید جمیل احمد رضوی۔ لاہور: میاں محمد فرحان اللہ نقشبندی، ص ۱۱۸۔

۱۹۔ انجم طاہرہ۔ ۲۰۱۶ء، میاں صاحب کو تحریر کے کوزہ میں بند نہیں کیا جا سکتا۔ مشمولہ ایمان افروز یادداشتیں مرتبہ محمد معروف احمد محولہ بالا۔ ص ۸۴

۲۰۔ رضوی، سید جمیل احمد۔ ۲۰۱۶ء، مقدمہ مشمولہ ایمان افروز یادداشتیں محولہ بالا۔ ص ۴۴۔

۲۱۔ قادری، مقصود حسین۔ ۲۰۱۶ء، یادگار اسلاف پیکر اخلاص مشمولہ ایمان افروز یادداشتیں مرتبہ سید جمیل احمد رضوی، محولہ بالا، ص ۱۰۴

۲۲۔ احمد، محمد معروف۔ ۲۰۱۳ء، تعارف مشمولہ فہرستِ کتب میاں جمیل احمد شرقپوری۔ جلد پنجم، محولہ بالا۔ ص ۲۹

Abstract

This article includes, Personality of Jameel Ahmed Shraq Poori, Highlights the achievments of Jameel Ahmed in the fields of religion, literature, Mysticism, his educational reforms, Publications, building associations and organizations in Sharaq Poor. It also describes his publications, periodicals he issued his reading habits, book friendly attitude, his collection development, publication of five volumes of his collection, donating his collection to Punjab University Library and humanity.

Keywords: Personal collection. Jameel Ahmed Sharaqpoori, Life & Works of Jameel Ahmed Sharaqpoori.